پروفیسر رشید احمد

شاہ ولی اللہ کے سیاسی افکار

(۲)

عمالِ حکومت

بادشاہ کے فرائض کی ایک طویل فہرست بیان کرنے کے باوجود شاہ صاحب کو اس امر کا احساس تھا کہ اتنے بہت سے کام کا انجام دینا ایک شخص کے بس کا روگ نہیں ہے لہذا وہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ سلطانی فرائض کی بجا آوری میں مدد دینے کے لیے چند افراد کا ایک گروہ ہونا چاہیئے جن میں سے ایک ایک شخص ایک ایک خدمت کی نگرانی اور انجام دہی پر مامور کیا جائے۔ اس طرح شاہ صاحب کابینہ کے قیام اور عہدوں کی تقسیم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ وہ ان وزراء کی شرائط و فرائض دونوں سے تفصیلی بحث کرتے ہیں۔ انہوں نے شرائط کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پر خصوصی زور دیا ہے:

۱۔ وزراء دیانت دار ہوں اور اپنے فرائض مفوضہ کی انجام دہی میں کسی قسم کی خیانت کے مرتکب نہ ہوں۔

۲۔ دیانت داری کے علاوہ ان میں کاروبار مملکت کے چلانے کی اہلیت پائی جاتی ہو۔ شاہ صاحب خائن اور نااہل لوگوں کو اول تو مامور کئے جانے کے حق میں نہیں اگر کسی طرح یہ لوگ وزارت کے عہدے پر فائز بھی ہو جائیں تو انہیں فی الفور برطرف کر دینے کی وہ پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

۳۔ وزراء میں وفاداری اور خیر خواہی کے صفات بھی پائے جاتے ہوں نہ یہ کہ صرف زبانی وفاداری کا دم بھریں بلکہ اپنی کارکردگی کے ذریعہ خیر خواہی کا ثبوت دیتے رہیں۔

۴۔ ایسے شخص کو کوئی عہدہ نہ دیا جائے جسے برطرف کرنا مشکل ہو جائے۔ شاہ صاحب کے عہد میں اکثر ارکانِ دولت نے حکومت پر قبضہ جما لیا تھا اور بادشاہ ان کا دست نگر بن گیا تھا بلکہ اس کی جان و مال، عزت و آبرو ان کے رحم و کرم پر تھے۔ جسے چاہتے تخت پر بٹھاتے اور جب بھی اسے اپنے مفاد کے خلاف سمجھتے تخت سے تختہ پر پہنچا دیتے تھے۔ اسی سے متاثر ہو کر وہ صاحبِ اقتدار لوگوں کو وزارت میں شامل نہ کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اسی ضمن میں وہ شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والے پر بھی وزارت کے دروازے

بند کر دیتے ہیں کیونکہ ایسے لوگ فتنہ و فساد کا باعث بنتے ہیں۔

تنخواہ

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ارکینِ حکومت جب تک ملکی خدمات میں مصروف رہیں حکومت کو ان کی ضروریات کا کفیل ہونا چاہیئے۔ اس سلسلے میں وہ حضرت ابو بکرؓ کے طرزِ عمل سے استدلال کرتے ہیں کہ خلیفہ ہونے کے بعد انہوں نے بیت المال سے وظیفہ لیا۔ وہ غالباً بجائے تنخواہ کے جاگیر دیئے جانے کے طریقے کے مخالف ہیں۔ جس کا ان کے زمانے میں عام طور پر دستور تھا۔ اور جس کی وجہ سے مغل حکومت کو زوال آگیا۔ وہ تنخواہ کے علاوہ حسنِ کارکردگی پر انعام دینے کی سفارش بھی کرتے ہیں۔ اور خیانت اور ادائیگی فرض میں سستی برتنے والوں کے وظائف میں کمی کرنے کی بھی تجویز پیش کرتے ہیں اور سنگین معاملات میں ان کے مراتب گھٹا دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں۔

اہم عہدیدار

شاہ صاحب کا کہنا ہے کہ عہدیداروں کی تعداد ضرورت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ نہ تو ضرورت سے زیادہ کارکن بھرتی کر لینا مناسب ہے اور نہ ہی کم عملہ سے کام چلانا مفید ہے۔ پہلی صورت اقتصادی بدحالی کا باعث ہوگی اور دوسری کا کارکردگی پر بُرا اثر پڑے گا۔ وہ دو چھوٹے چھوٹے اور غیر اہم محکمے ایک ہی شخص کے سپرد کر دیئے جانے میں مضائقہ نہیں سمجھتے اور اس طرح ایک اہم محکمہ کو دو یا زیادہ عہدیداروں کو دیئے جانے پر بھی مہر جواز ثبت کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے حجۃ اللہ البالغہ میں پانچ ایسے عہدے گنوائے ہیں جن کے بغیر حکومت کا کام چلنا ممکن نہیں۔ وہ یہ ہیں:

قاضی: فصلِ خصومات کے لیے ایک قاضی کا ہونا لازمی ہے۔ وہ قاضی کو مندرجہ ذیل اوصاف کا حامل دیکھنا چاہتے ہیں:

۱۔ مرد ہو۔ عورتوں کو اس ذمہ دار عہدے پر فائز کرنا وہ روا نہیں سمجھتے۔
۲۔ آزاد ہو۔ کیونکہ غلام سے بے لاگ فیصلے کرنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔
۳۔ عاقل و بالغ ہو اور اپنے فرائض کی انجام دہی کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ ذکی الطبع اور معاملہ فہم ہو تاکہ جھگڑوں کی تہہ تک اس کی رسائی ممکن ہو۔ مدعی اور مدعا علیہ کی چرب بیانی سے متاثر نہ ہو۔
۴۔ حلیم و بردبار ہو۔ تاکہ فریقین کے بیانات ٹھنڈے دل سے سن کر حقائق تک پہنچ سکے۔
۵۔ محتاط ہو تاکہ بیانات سننے اور نتائج نکالنے میں غلطی نہ کرے۔

امیر الغزاۃ یا سپہ سالار: یہ بھی بہت اہم عہدہ ہے۔ اس کے فرائض میں شر پسند عناصر کی سرکوبی اور قیامِ امن شامل ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے: